تالمود کا تعارف

مدثر حسین سیان ☆

لغوی تشریح

''تلموذ'' عبرانی زبان کا لفظ ہے۔ یہ مصدر ''لَمَذْ'' سے بنا ہے۔ اس کے لغوی معنی سکھانا' تعلیم دینا اور تعلیم پانا کے ہیں۔ اس سے ''لَمَذَ'' فعل بنتا ہے۔ اسی سے عربی میں ''تَلَمَّذَ عَلَیْہِ'' اور ''تِلْمِیْذْ'' مستعمل ہے۔ یہ لفظ عربی سے عبرانی زبان میں آیا ہے یا عبرانی سے عربی میں آیا ہے' اس کا فیصلہ کرنا آسان نہیں ہے۔ عبرانی زبان عربی سے زیادہ قدیم نہیں ہے اور عبرانی میں تلمذ اور تلمیذ کا لفظ نیا نہیں ہے' بڑی دیر سے استعمال ہو رہا ہے۔ عبرانی میں ''ذال'' کی آواز تو ہے لیکن کوئی حرف اس کے لیے نہیں ہے اور حرف ''ذال'' نہ ہونے کی وجہ سے ممکن ہے یہ مادہ ''دال'' سے لکھا گیا ہو۔

۵۵۲ء میں تورات اور دوسری عبرانی کتب کو لاطینی حروف میں لکھنے کی اجازت ملی تو تلموذ کو لاطینی حروف میں ''Talmud'' لکھا گیا اور لاطینی حروف میں حرف ''ت'' کا فتحہ ظاہر کرنے کے لیے حرف ''A'' کا استعمال ضروری تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تلموذ کو ''تالموذ'' پڑھا گیا اور امتدادِ زمانہ کے ساتھ اس کتاب کے نام ''تلموذ'' اور ''تالموذ'' دونوں بولے اور لکھے جانے لگے۔

اصطلاحی تشریح

یہودیوں نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام اور اُن کی اولاد کے اقوال جمع کیے' اس کا نام ''مثنہ'' رکھا اور بعد میں اس کی تشریح و توضیح میں ''جمارا'' یا ''گیمارا'' نامی حصے کا اضافہ کیا۔ ان دونوں حصوں کے مقدس مجموعے یعنی کتاب کو ''تالموذ'' کہتے ہیں۔

☆ لیکچرر گورنمنٹ ڈگری کالج' پنڈی گھیپ

تالمود کی تدریس وترتیب

یہودی عقیدہ کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام پر دوقسم کی وحی نازل ہوئی: (i) تورۃ سکتب' یعنی وحیٔ مکتوبی۔(ii) تورۃ شبعلفہ' یعنی وحیٔ لسانی۔

وحیٔ لسانی وہ تھی جو حضرت ہارونؑ اور اُن کی اولاد کی وساطت سے سینہ بہ سینہ عزرا کاتب تک پہنچی۔ عزرا نے کمیسہ عظمیٰ کے مجروں کو جن کی تعداد ۱۲۰ تھی' سکھایا۔ پھر ڈھائی سو برس تک یہ وحی ان مجروں کی اولاد میں محفوظ رہی۔ شمعون عادل اس جماعت کا آخری فرد تھا۔ شمعون سے پھر جماعت سنریم (کاتبانِ وحی) اور ان سے اَحبار تنائم (علماء) نے سیکھا جن کا زمانہ ۷۰ ق م سے ۲۲۰ء تک رہا۔ پھر اس گروہ سے اَحبار و ربیون نے سیکھا اور اس طور سے یہ سلسلہ قائم رہا اور تالمود کی بے شمار شروح لکھی گئیں۔ یہود کے اس عقیدے نے اَحبار و ربیون کے اقوال کو وحیٔ الٰہی کا ہم پلہ بنا دیا۔ یوں روایات اور افسانوں کا انبار لگ گیا' بلکہ تورات کی آیات پر بھی پردہ پڑ گیا' یہاں تک کہ جب مکابیوں کی آزاد حکومت رومیوں کے ہاتھوں تباہ ہو گئی تو پھر یہ روایات عام طور سے پھیل گئیں۔

دوسری صدی عیسوی کے آخر میں ایک ربی یہودی ہانسی نے ان اقوال کو جمع کیا جن کا نام ''مثنہ'' ہے جو گویا تورات کی تفسیر ہے۔ پھر اس تفسیر کی بھی مزید توضیح کی گئی اور اس کا نام ''گیمارا'' رکھا۔ اس کے کل ضخیم مجموعہ کو ''تالمود'' کا نام دیا گیا۔

مثنہ

مثنہ عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کے معانی ''اعادۂ ہدایت و تعلیم'' کے ہیں۔ مثنہ ابتدائی ربیوں کا قانونی شرعی ضابطہ ہے۔ سید قاسم محمود انسائیکلو پیڈیا میں لکھتے ہیں کہ:

> ''مثنا کے بارے میں یہودیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ اقوال بطور وحی حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر نازل ہوئے تھے''۔

یہودیت اور صیہونیت میں ہے کہ تالمود اور مثنا ایک چیز نہیں۔ تلمود مثنہ کے تمام مضامین پر حاوی ہے۔ مثنا ایک عربی کلمہ ہے۔ مثنا کے معنی اعاد و شمار کے ہیں اور ''ثنی'' میں بھی اعادہ و تکرار کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اثنان واحد کی تکرار کا نام ہے اور مثنہ اُن مسلمات کو کہتے ہیں جن کو حفظ کے لیے بار بار ذکر کیا جاتا ہے تا کہ حافظے میں راسخ ہو جائیں۔ مثنہ کو چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: زریم' موعد' نشم' نزیکین' قداشیم اور طہورت۔

گیمارا

یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے' جس کے معانی علم وعرفان کے ہیں۔ اسے ''جمارا'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بنیادی طور پر مشنہ کی تفسیر ہے' یہی وجہ ہے کہ عالم گیمارا کے لفظی معنی ''تکمیل'' یا ''انجام'' بیان کرتے ہیں۔ اس میں مشنا کے زیادہ تر حصوں کی توضیح وتشریح موجود ہے۔ اس میں یہودی تاریخ اور اس زمانے کے رسم ورواج سے متعلق معلومات ملتی ہیں۔ گیمارا بابل اور فلسطین میں الگ الگ یہودی علماء نے ترتیب دی۔ یہ کام تیسری اور چوتھی صدی عیسوی میں جبکہ بعض علماء کے مطابق تیسری اور چوتھی صدی عیسوی کے درمیانی حصہ میں ہوا۔

تلمود یا تالمود کی اقسام

تالمود کی دو اقسام ہیں: ایک فلسطینی تالمود اور دوسری بابلی تالمود۔ یہ دونوں پانچویں صدی عیسوی کی مرتب شدہ ہیں۔ پہلی مغربی آرامی اور دوسری مشرقی آرامی میں لکھی گئی۔

فلسطینی تالمود

اسے مغرب کی تالمود بھی کہا جاتا ہے' کیونکہ اس کی زبان مغربی آرامی ہے۔ فلسطینی تالمود بابلی تالمود کی نسبت آسان ہے اور مختصر ہے' جس میں تاریخ' جغرافیہ اور آثارِ قدیمہ کے بارے میں معلومات ملتی ہیں۔

بابلی تالمود

یہ مشرقی آرامی زبان میں پانچویں صدی عیسوی میں لکھی گئی۔ یہ فلسطینی تالمود سے تین گنا بڑی ہے۔ یہودیوں میں بابلی تالمود کو معتبر اور مستند مانا جاتا ہے نہ کہ فلسطینی تالمود کو۔

یہودی لٹریچر میں تالمود کی اہمیت

تالمود جمہور یہود کے نزدیک عہد نامہ عتیق کے بعد سب سے اہم کتاب ہے۔ سولہویں صدی عیسوی میں یہودی اَحبار وحاخام نے متفق ہو کر اپنے یہاں اجتہاد کا دروازہ بند کر دیا۔ اب کوئی یہودی عالم یا رِبّی تو کیا' حاخام (یہودی پاپائے اعظم) بھی تلمود کے سوا کہیں اور سے یا اپنے قیاس واجتہاد سے کوئی فتویٰ صادر نہیں کر سکتا لہٰذا یہ عقیدہ یہودیوں میں راسخ ہو گیا کہ:

''جو تلمود سے ذرہ برابر اختلاف کرے گا اس پر یہواہ کا غضب اور موت نازل ہو گی۔''

اب آج کل جتنے یہودی دنیا میں پائے جاتے ہیں ان میں ایک شخص بھی ایسا نہیں مل سکتا جو تورات کا یہودی ہو' بلکہ سب کے سب تلمود کے یہودی ہیں۔

یہودی قوم اور مذہب کی بقاء اسی پر منحصر ہے۔ ایک زمانہ تالمود پر ایسا بھی گزرا جس میں غیر یہودی قوتوں نے تالمود کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ ۱۷/جون ۱۲۴۲ء کو پیرس میں تالمود جلائی گئی۔ اس طرح ۹ ستمبر ۱۵۳۳ء کو بہت سے یہودی ربیوں کے متون روم میں جلائے گئے اور ۱۷۵۷ء میں پولینڈ میں تالمود کی بہت سی جلدیں جلائی گئیں جس کا مقصد یہودیت کو دبانا اور ختم کرنا تھا۔

لیکن تالمود پھر مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ اسے یہودی مدرسوں میں پڑھایا جاتا ہے۔ زراعت' تہواروں' شادی کے قوانین' رفاہِ عامہ' خیرات اور سماجی انصاف سے متعلق اس سے رہنمائی لی جاتی ہے' گویا تالمود قانونی' شہری' عدالتی اور انسانی انسائیکلوپیڈیا ہے۔

تالمود کے مضامین

تالمود یہودیوں کی بہت اہم کتاب ہے۔ یہ تین سو گیارہ (۳۱۱) سال کے عرصے میں مکمل ہوئی۔ اِس وقت یہ بارہ جلدوں ☆ پر مشتمل ہے جس میں تورات کے الٰہی اصول' ان کی تفاسیر' بائبل مقدس کے واقعات کی تفسیر' فلسفیانہ مضامین' کہانیاں' رسوم و روایات اور تمثیلیں' ان لوگوں کی مذہبی زندگی کے واقعات جنہوں نے اسے تیار کیا' شامل ہیں۔ یہ ''تورۃ'' کے برعکس زبانی شریعت کہلاتی ہے۔ یہ شریعت تمام حالات میں ناقابل تبدیل رہی۔

تالمود کی شروح

مشنہ اور جمارا یا گیمارا پانچویں صدی عیسوی میں مرتب ہوئیں۔ ان دونوں کے مجموعے کو تالمود کہتے ہیں۔ تالمود کی مزید شروح بھی لکھی گئیں۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے' لیکن جو شرحیں زیادہ مشہور ہیں اور معتبر سمجھی جاتی ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) سعد الفیومی نے پانچویں صدی ہجری میں الگ الگ حصوں میں تلمود کی عربی شروح لکھیں۔

(۲) دوسری شرح غازی صلاح الدین ایوبی کے یہودی طبیب موسیٰ بن میمون نے چھٹی صدی ہجری میں لکھی۔ یہ چودہ حصوں پر مشتمل ہے۔ اس کا نام الیدا لتقویتہ ہے۔

اس کے علاوہ دسویں صدی ہجری میں ایک یہودی عالم موسیٰ افرائم نے مشنہ کی شرح کے

☆ یہ مجموعہ پنجاب یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری میں موجود ہے۔

لیے مسائل پر الگ الگ متعدد کتابیں لکھیں۔ان شروح کو یہودی علماء کی ایک مجلس نے دو جلدوں میں یکجا کر دیا۔

تلمود کے چند اقتباسات

یہود کی کتاب تلمود جو دنیا کے سارے یہودیوں کا دینی و دنیاوی دستور ہے' اس کے چند اقتباسات یہ ہیں:

☆ یہودی اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام فرشتوں سے زیادہ محبوب ہیں' یہود اللہ تعالیٰ سے وہی عنصری تعلق رکھتے ہیں جو کسی بیٹے کو اپنے باپ سے ہوتا ہے۔

☆ اگر یہود دنیا میں نہ ہوتے تو آفتاب طلوع نہ ہوتا اور نہ زمین پر کبھی مینہ برستا۔

☆ اللہ نے تمام انسانوں کے کمائے ہوئے مال و منال پر یہود کو تسلط و تصرف کا اختیارِ کامل دے دیا ہے۔

☆ جو یہودی نہیں ہے اس کا مال ''مالِ متروکہ'' کا حکم رکھتا ہے۔ یہودیوں کو یہ حق حاصل ہے کہ جس طرح چاہیں اسے اپنے قبضہ میں لائیں اور جس طرح چاہیں تصرف کریں۔ یہی حکم اُن عورتوں کے لیے ہے جو نسلاً یہودیہ نہیں ہیں۔

☆ اللہ نے اپنی پسندیدہ نسل یہود کے اختیار میں تمام حیوان اور انسانوں کو دے دیا ہے۔اس لیے کہ اسے معلوم ہے کہ یہود کو جانوروں کی دونوں قسموں کی ضرورت ہے۔ایک تو وہ جانور جو بات چیت نہیں کیا کرتے' مثلاً چوپائے' طیور۔ دوسرے وہ جانور جو بات چیت کرتے ہیں' اس قسم میں مشرق و مغرب کے وہ تمام لوگ داخل ہیں جو یہودی نسل کے نہیں ہیں۔ اللہ نے ان سب کو ہمارے اختیار میں اس لیے دیا ہے کہ ہم ان سے جس طرح چاہیں اپنی خدمت لیں۔

☆ ہر یہودی کا یہ فرض ہے کہ غیر یہودیوں کے قبضہ میں کسی مال کے جانے کو روکے' تاکہ دنیا کے ہر مال کی ملکیت یہود اور صرف یہود کے لیے باقی رہے۔

☆ کسی یہودی کو اگر فائدہ پہنچ رہا ہو یا کسی غیر یہودی کو نقصان پہنچ سکتا ہو تو جھوٹ بولنا' جھوٹی گواہی دینا اور دھوکہ فریب سے کام لینا نہ صرف جائز ہے بلکہ واجب ہے۔

☆ کسی غیر یہودی کی سلامتی یا اس کی بہتری کے لیے کوئی تمنا اپنے دل میں ہرگز نہ آنے دو۔

☆ اگر کوئی آبادی تمہارے (اے یہودیو!) قبضہ میں آ جائے تو وہاں کے تمام لوگوں کو قتل کر

دو۔تم کو اس کی قطعاً اجازت نہیں ہے کہ اپنے پاس کوئی قیدی رکھو۔عورت' مرد' بوڑھے' بچے سب قتل کر دیے جائیں۔

☆ جس سرزمین پر یہودیوں کا قبضہ نہیں ہے وہ نجس و ناپاک ہے۔اس لیے کہ پاک و طاہر صرف یہودی ہوتے ہیں اور وہ سرزمین پاک ہوتی ہے جس پر یہودیوں کا قبضہ ہو۔

ویسے تو کتاب تلمود کے مکمل سات حصے ہیں جو اِس قسم کی عجیب و غریب ہدایات سے بھرے ہوئے ہیں اور یہودی عملاً اس کے پابند بھی ہیں' لیکن صرف یہ دس اقتباسات ہی اس بات کے لیے کافی ہیں کہ عیسائیوں نے یہود کو کیوں اذیتیں دے کر قتل کیا۔اور اپنے اسی کردار کی وجہ سے یہ قوم دنیا میں ذلیل و رسوا ہوتی رہی ہے۔

مصادر و مراجع

(۱) مقالاتِ ہاشمی' مرتب ثناء اللہ صدیقی۔

(۲) اسلامی انسائیکلوپیڈیا' جلد اول' سید قاسم محمود' الفیصل ناشران لاہور۔

(۳) تاریخ صحف سماوی از نواب علی' برادوہ' جامع مسجد۔

(۴) مذاہب عالم کی آسمانی کتابیں' از پرویز' ادارہ طلوع اسلام جی/۲۵ گلبرگ لاہور۔

(۵) یہودیت از یوسف ظفر۔

(۶) یہودیت اور صیہونیت از احمد عبدالغفور عطاء۔

(۷)The Encyclopedia of Religion and Ethics V-XII

(۸)The New Encyclopedia Britanica V:9

جہاد فی سبیل اللہ

اصل حقیقت' اہمیت و لزوم اور مراحل و مدارج

بانی تنظیم اسلامی

ڈاکٹر اسرار احمد

کا ایک جامع خطاب

☆ صفحات: 72 ☆ اشاعت خاص: 40 روپے' اشاعت عام: 15 روپے